ترجمة القرآن الكريم

احسان کی فضیلت واہمیت

مولانا محمد اکرم مدنی حفظہ اللہ
مدرس جامعہ سلفیہ

قولہ تعالیٰ

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتای ذی القربیٰ وینھیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون۔ (النمل۔۹۰)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور بدی و بے حیائی اور ظلم وزیادتی سے منع کرتا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ میں پہلی چیز جس کا حکم دیا گیا ہے وہ عدل ہے۔ گذشتہ کئی شماروں میں عدل کے متعلق گذارشات اور معروضات پیش کی جا چکی ہیں۔ اب دوسری بات جس کا حکم دیا گیا ہے اس کی وضاحت قارئین کرام کی خدمت میں پیش کی جارہی ہے۔ وہ ہے احسان۔ عربی زبان میں احسان کا معنی ہے اچھا کرنا' اور اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ اخلاق میں' عبادات میں اور تمام افعال میں اچھائی پیدا کرے اور انہیں مکمل طریقے سے کرے اپنی طرف سے ان میں کوئی کسر نہ چھوڑے اور احسان کا یہ مرتبہ ومقام انسان کو اس وقت حاصل ہوتا ہے جب اسے ہر وقت یہ بات یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے جیسا کہ حدیث جبریل میں ہے' کہ جبریل علیہ السلام نے انسانی شکل میں آ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مختلف سوالات کئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا۔ **ما الاحسان**؟ احسان کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا کہ تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو کم از کم اس یقین کے ساتھ عبادت کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

یاد رہے یہ احسانی کیفیت صرف نماز ہی میں مطلوب نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں مطلوب ہے۔ احسان کا دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے' مدد دے' فیاضی اور سخاوت کی عادت ڈالے' دوسروں کے حقوق ادا کرے بلکہ ان کو اپنے اوپر ترجیح دے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار احسان کرنے والوں کے بڑے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ سورۃ البقرہ میں ارشاد ہے:

واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین اور احسان کیا کرو۔ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سورۃ القصص میں ہے:

واحسن کما احسن اللہ الیک تو بھی احسان کر جس طرح اس نے تجھ پر احسان کیا۔

سورۃ صافات میں ہے:

انا کذٰلک نجزی المحسنین ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

سورۃ العنکبوت میں ہے:

ان اللہ لمع المحسنین یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سورۃ البقرۃ میں ہے

وسنزید المحسنین احسان کرنے والوں کو ہم اور زیادہ دیں گے۔

مذکورہ آیات قرآنی سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ احسان کرنے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی صحبت ومعیت ہے اور یہ صحبت اور معیت اس وقت انسان کو حاصل ہوتی ہے جب وہ ہر کسی کے ساتھ احسان کرے۔ چھوٹوں پر احسان' غریبوں پر احسان' عزیز و اقارب پر احسان' والدین کے ساتھ احسان' یتامیٰ اور مساکین کے ساتھ احسان اور بیوہ عورتوں کے ساتھ احسان اور حیوانات کے ساتھ احسان۔ حتیٰ کہ قطع رحمی کرنے والوں اور برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ بھی احسان کیا جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: **صل من قطعک واحسن الی من اسائک۔** جو تم سے رشتہ توڑیں تم ان سے صلہ رحمی کرو اور جو تمہارے ساتھ برے سلوک کریں تم ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرو۔

حضرت مولانا مودودی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں عدل اور احسان کے متعلق کیا خوب لکھا ہے۔ فرماتے ہیں: دوسری چیز احسان ہے۔ جس سے مراد ہے نیک برتاؤ' فیاضانہ سلوک' ہمدردانہ رویہ' رواداری' خوش خلقی' درگزر' باہمی مراعات' ایک دوسرے کا پاس ولحاظ دوسرے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دینا' اور خود اپنے حق سے کچھ کم پر راضی ہو جانا۔ یہ عدل سے زائد ایک چیز ہے جسکی اہمیت اجتماعی زندگی میں عدل سے بھی زیادہ ہے۔ عدل اگر معاشرے کی اساس ہے تو احسان اس کا جمال اور اس کا کمال ہے' عدل اگر معاشرے کو ناگواریوں اور تلخیوں سے بچاتا ہے تو احسان اس میں خوش گواریاں اور شیرینیاں پیدا کرتا ہے۔ کوئی معاشرہ صرف اس بنیاد پر کھڑا نہیں رہ سکتا کہ اسکا ہر فرد ہر وقت ناپ تول کر کے دیکھتا رہے کہ اس کا کیا حق ہے اور اسے وصول کر کے چھوڑے اور دوسرے کا کتنا حق ہے اور اسے بس اتنا دیدے۔ ایسے ایک صاف اور ستھرے معاشرے میں کشمکش تو نہ ہوگی' مگر محبت اور شکر گزاری اور عالی ظرفی اور ایثار اور اخلاص وخیر خواہی کی قدروں سے وہ محروم رہے گا جو دراصل زندگی میں لطف وحلاوت پیدا کرنے والی اور اجتماعی محاسن کو نشونما دینے والی قدریں ہیں۔ (تفسیر سورۃ النمل ج نمبر۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں معاشرے میں عدل واحسان کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ضروری اعلان: جن احباب کا سالانہ زرتعاون ختم ہو چکا ہے وہ فوری طور پر سالانہ زرتعاون مبلغ -/150 روپے ارسال فرمائیں۔ بصورت دیگر آئندہ ماہ سے ان کا مجلہ بند کرنے پر ہم مجبور ہوں گے (ادارہ)